احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 30 مئی 1998ء 3 صفر المظفر 1419 ہجری 30 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 113

دنیا سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے۔ جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے نرم سا گدیلہ بنا دیں تو کیا اچھا نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس شترسوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اسکو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

(ترمذی کتاب الزہد)

ارشادات حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کرکے آتے ہیں تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔

یاد رکھو کہ بت پرستی، انسان پرستی، مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں، بدمعاشیوں، ظلم و تعدّی غفلت اور اہل حق کو ستانے اور دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے۔ نوح کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا تعالیٰ کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے کہ "ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات ٹ نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)

ٹ مقام جزاء و سزا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو ہمیشہ یاد رکھیں

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

ایمان بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے انعام پر غور کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایمان عقائد۔ اعمال۔ معاملات کے لحاظ سے بے نظیر نعمت (دین حق) ہے۔ (۔)

انسان اکیلی (عبادت) زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ (عبادت) گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے پس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جو خدا نے ہم کو دی ہے مگر اس انعام میں ان الفاظ کو بھی یاد رکھو کہ "دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" بڑی ذمہ داری کا وعدہ ہے۔ یہ وعدہ کسی عام انسان کے ہاتھ پر نہیں۔ بلکہ امام کے ہاتھ پر۔ نہیں نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کرکے خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے۔ پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے اور بڑے حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کرکے (صاحب ایمان) اس بات کو سوچے کہ (۔) ایک وقت آتا ہے کوئی دوست آشنا اپنا بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بھی اس کی بیماری کو نہیں بتا سکتے۔ یہ نمونہ اس بات کا کہ یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سپارش اور جرمانہ کام نہیں آتا۔ اس لئے اس دن کے لئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کرکے محبت الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے وعدوں پر لحاظ کرو کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" رنج و راحت عسر یسر میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے۔ پھر کہتا ہوں کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ جو وعدوں کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ جھوٹ اور وعدوں کی خلاف ورزی کرتے کرتے انسان کا انجام نفاق سے مبدل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو اس سے بچائے اور صدق اخلاص اور اعمال حسنہ کی توفیق دے!!! آمین!!!"

(از خطبہ یکم شوال 1316 ہجری)

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ 1998ء

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ 100 ہوں تو بہتر ہے۔

حضرت امام جماعت الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"آئندہ 100 سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔"

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ

"ہر ضلع کی جماعت میں 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں۔"

امراء و صدر صاحبان و ... معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین، ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد اگست 1998ء کو ہوگا۔ امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر/ صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں تاکہ ضروری کارروائی مکمل کی جائے اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ سے اطلاع دیں۔

امیدواران قران کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

داڑھی رکھنا ہمارے اندرونی اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اہم ارشاد

17۔ مئی 98ء کو مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع 1998ء سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے داڑھی کے متعلق جو ارشاد فرمایا اس کا متن شائع کیا جا رہا ہے۔

"میں امیر صاحب سے انگریزی میں مخاطب تھا کیونکہ یہ اردو نہیں جانتے مگر یہ پیغام ایسا ہے امیر صاحب نے مجھے یاد کرایا ہے کہ جو باتیں انگریزی میں ہوئی ہیں۔ لازماً اردو بولنے والوں کے لئے اردو میں اس کا ترجمہ ضروری ہے۔ میں نے پہلے تو اس بات پر اپنی خفگی کا اظہار کیا کہ میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ مجلس انصاراللہ کے سٹیج سے یا کسی بھی ایسی سٹیج سے جس پر میں بھی بیٹھا ہوا ہوں کوئی احمدی جو بغیر داڑھی کے ہے وہ نہ تلاوت کرے گا نہ نظم پڑھے گا اور اس چیز پر سختی سے انگلینڈ میں عمل ہوتا ہے۔ کئی ایسے اچھی آواز والے جن کی داڑھی نہیں تھی پروگرام میں ان کا نام تھا مگر میں نے Cancel کر دیا۔ اور پھر وہ دوسری دفعہ آئے اگلے سال تو داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ یہ چیز ہمارے اندرونی اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ داڑھی ایک سنت ہے اور ہم اس طرح اس کے ساتھ سلوک نہیں کر سکتے کہ جس طرح ہو یا نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انصاراللہ کی عمر میں پہنچ کے جبکہ داڑھیاں بڑھنی ضروری ہیں وہ لوگ جن کی چھوٹی چھوٹی داڑھیاں ہوا کرتی تھیں۔ انصار میں گئے تو پوری داڑھیاں رکھ لیں۔ اس کے برعکس منظر ہو کہ جوانی میں تو تھوڑی بہت توفیق ہو اور انصار میں داخل ہو کر سب کچھ مونڈ دو۔ ہماری سٹیج کو ساری دنیا میں لوگ دیکھتے ہیں اور یہ نمونہ صرف احمدی انصاراللہ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں کے سامنے بھی ہوتا ہے۔ اور وہ جائز اعتراض کریں گے کہ یہ جو سنت کے علمبردار بنے پھرتے ہیں ان کے سٹیج دیکھو کہ کس طرح کے لوگ ان میں شامل ہوتے ہیں اس لئے یہ نہایت ہی نامناسب حرکت ہوئی ہے میرے نزدیک تو آئندہ سے کوئی بھی کسی مقابلے میں شامل ہی نہ ہو یعنی علمی مقابلہ جات میں۔ جن کی داڑھی نہ ہو۔ ان کو رد کر دیا کریں۔ گھٹیا آوازیں بہتر ہیں اس سے کہ گھٹیا چہرہ ہو۔ اس لئے ان سب کو آئندہ رد کیا جائے گا کسی مقابلے میں وہ انصاراللہ کے شامل نہیں ہوں گے جو بغیر داڑھی کے ہوں۔ اور جہاں تک خدام الاحمدیہ کا تعلق ہے۔ وہاں بھی سٹیج پر بے داڑھی والا نہ تلاوت کرے گا نہ نظم پڑھے گا۔ سمجھ گئے ہیں اچھی طرح۔ آئندہ سے اس بات کی حفاظت کریں۔ یہ رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ داڑھی کو لوگ ترک کر رہے ہیں۔ اور یہ جائز بات نہیں۔ اس کے برعکس بعض غیر احمدی مسلمان داڑھی کے معاملے میں ضرورت سے بھی زیادہ سختی کرتے ہیں مگر چہرہ سجا تو ہوا ہوتا ہے داڑھی سے۔ احمدیوں نے یہاں خاص طور پر جرمنی میں تو اپنا شعار ہی بنا لیا ہے۔ کہ داڑھی مونڈو تو پھر احمدی دکھائی دو گے۔ یہ ناقابل برداشت بات ہے۔ آئندہ سے امیر صاحب اور صدر صاحب انصاراللہ اور صدر خدام الاحمدیہ ان باتوں کا خیال رکھیں گے۔

☆......☆......☆......☆

خدا کا کلام پورا ہوا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"جب ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد بیمار ہوا۔ تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ دن رات اس کی تیمارداری میں مصروف رہتے تھے اور بڑے فکر اور توجہ کے ساتھ اس کے علاج میں مشغول رہتے تھے۔ چونکہ حضرت صاحب کو اس سے بہت محبت تھی۔ اس لئے لوگوں کا خیال تھا کہ اگر خدانخواستہ وہ فوت ہو گیا تو حضرت صاحب کو بڑا صدمہ گذرے گا۔ لیکن جب وہ صبح کے وقت فوت ہوا تو فوراً حضرت صاحب بڑے اطمینان کے ساتھ بیرونی احباب کو خطوط لکھنے بیٹھ گئے کہ مبارک فوت ہو گیا ہے۔ اور ہم کو اللہ کی قضاء پر راضی ہونا چاہئے اور مجھے بعض الہاموں میں بھی بتایا گیا تھا کہ یا یہ لڑکا بہت خدا رسیدہ ہو گا یا بچپن میں فوت ہو جائے گا سو ہم کو اس لحاظ سے خوش ہونا چاہئے کہ خدا کا کلام پورا ہوا......"

(سیرت...... حصہ اول ص 176)

اُلفت کے نگینے

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

مرادیں لُوٹ لیں دیوانگی نے
نہ دیکھی کامیابی آگہی نے

مری جانب یونہی دیکھا کسی نے
نظر آنے لگے ہر جا دفینے

مزاجِ یار کو برہم کیا ہے
مری الفت مری دلبستگی نے

زمین و آسماں کی بادشاہت
عطا کی مجھ کو تیری بندگی نے

جدائی کا خیال آیا جو دل میں
لگے آنے پسینوں پر پسینے

کنارہ آ ہی جائے گا کبھی تو
چلائے جا رہے ہیں ہم سفینے

اسی کے در پہ اب دھونی رما دوں
کیا ہے فیصلہ یہ میرے جی نے

جو میرا تھا اب اس کا ہو گیا ہے
مرے دل سے کیا یہ کیا کسی نے

جدائی میں تری تڑپا ہوں برسوں
یونہی گذرے ہیں ہفتے اور مہینے

وہ مہ رُخ آ گیا خود پاس میرے
لگائے چاند مجھ کو بے بسی نے

وہ آنکھیں جو ہوئیں اُلفت میں بے نور
بنیں وہ اس کی الفت کے نگینے

اسی کا فضل ڈھانپے گا مرا ستر
نہ کام آئیں گے پشمینے مرینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پامسٹری اور علمِ نجوم

حضرت مصلح موعود کی مجلسِ سوال وجواب

ایک دوست نے عرض کیا کہ پامسٹری (یعنی ہتھیلی کو دیکھ کر آئندہ واقعات بتانے) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ آیا یہ کوئی یقینی علم ہے یا محض لغو چیز ہے۔

فرمایا میرے پاس اس علم کے متعلق کتابیں تو کئی ہیں۔ لیکن مجھے اس کی طرف کوئی رغبت پیدا نہیں ہوئی۔ اور اسی وجہ سے وہ کتابیں میں نے پڑھی نہیں لیکن میں اتنا یقینی طور پر جانتا ہوں کہ جیسے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان کو اگر ایک بات معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ اس میں جھوٹ ملا دیتا ہے اسی طرح اگر پامسٹ کی ایک بات درست ہوتی ہے تو سو باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔ میرے پاس اس کے متعلق کتابیں موجود ہیں۔ مگر میں نے ان کو پڑھا نہیں۔ البتہ فزی آگ نومی (Physiognomy) یعنی انسانی چہرہ کی بناوٹ وغیرہ سے علمی رنگ میں جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ ان میں بہت حد تک سچائی پائی جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں حضرت امام جماعت الاول نے ایک دفعہ ایک عربی رسالہ مجھے دیا۔ اور فرمایا اس کو پڑھو۔ اس میں اسی علم کے متعلق بحث کی گئی تھی۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ایک لڑکا جو میرا دوست ہی تھا میرے پاس آیا میں نے اس سے کہا آؤ میں تمہارا چہرہ دیکھ کر بتاؤں کہ تمہارے اندر کیا کیا خواہشات پائی جاتی ہیں۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر کہا۔ کہ تمہارا دل چاہتا ہے۔ میں بڑے بڑے سفر کروں۔ یورپ جاؤں امریکہ جاؤں۔ تجارت کروں۔ گاڑیوں میں سواری کروں کاروں میں بیٹھوں۔ مجھے وہ نظارہ آج تک نہیں بھولتا۔ کہ میری یہ باتیں سنتے ہی اس کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور کہنے لگا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے میں نے کہا میں نے علم سے معلوم کیا ہے۔ وہ کہنے لگا نہیں ضرور کسی نے آپ کو یہ بات بتائی ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہی خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ تک بندی کچھ ایسی درست ثابت ہوئی۔ کہ وہ حیران رہ گیا اور اس نے سمجھا کہ میں نے کسی اور سے اس کی خواہشات معلوم کر کے اسے یہ باتیں بتائی ہیں۔ پھر خدا کی قدرت یہ تو بچپن کی بات تھی۔ آخر وہ بڑا ہوا۔ سرکاری ملازم ہوا۔ اور مجھے قطعی طور پر اس کا کوئی خیال نہ رہا۔ آخر اس نے پنشن لی اور پنشن لینے کے بعد وہ واقعہ میں انگلستان اور امریکہ گیا۔ اس نے تجارت کی۔ اور وہیں فوت ہوا۔ جب مجھے اس کی وفات کی اطلاع آئی۔ تو اس وقت مجھے اس کے بچپن کا یہ واقعہ یاد آ گیا۔ تو جہاں تک انسان کے طبعی میلانات کا تعلق ہے چہرہ کی بناوٹ وغیرہ کو دیکھ کر ان میلانات ا[illegible] اہشات وغیرہ کا بہت حد تک علم ہو جاتا ہے۔ اور جب دوسرا شخص ویسا ہی عمل کر لیتا ہے۔ تو فزی آگ نومی والوں کے نزدیک یہ پیشگوئی بن جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان خواہشات کو دبا لیتا ہے۔ اور ان کی بات پوری نہیں ہوتی۔ تو لوگ کہہ دیتے ہیں علم میں کوئی غلطی ہو گئی ہوگی۔

یہ صرف نبیوں کا ہی خاصہ ہے کہ اگر ان سے کوئی اجتہادی غلطی ہو تب بھی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کی بیشک سینکڑوں باتیں غلط ہو جائیں۔ لوگ کبھی اعتراض نہیں کریں گے۔ بلکہ انہیں کبھی خیال بھی نہیں آئے گا۔ کہ ایسا کیوں نہیں ہوا۔ لیکن اگر کوئی بات پوری ہو جائے تو کہہ دیتے ہیں اس کی پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ اصل میں چہرہ کے نقوش سے انسان کے طبعی میلانات کا بہت حد تک پتہ لگ جاتا ہے۔ اور اسی پر اس علم کی بنیاد ہے۔ باقی پامسٹری کے متعلق میرے پاس کتابیں تو ہیں مگر میں نے وہ پڑھی نہیں۔ اور نہ اب تک مجھے کوئی پامسٹ ملا ہے۔ کہ میں اس کی باتوں سے یہ اخذ کرتا۔ کہ اس علم کی بنیاد کیا ہے۔

میرے پاس ایک دفعہ ایک احمدی آیا۔ وہ اسی قسم کا ایک فن جانتا تھا اور اس کے ذریعہ لوگوں سے روپیہ بھی کماتا تھا۔ میں نے اسے منع کر دیا تھا۔ کہ وہ اس ذریعہ سے روپیہ نہ کمائے۔ وہ ایک دن میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا آپ نے اس ذریعہ سے مجھے روپیہ کمانے سے تو منع کر دیا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں آپ کو یہ فن دکھا دوں۔ میں نے کہا دکھاؤ اسی بیت الذکر کے ساتھ والے کمرہ میں وہ بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا آپ کوئی فارسی شعر اپنے دل میں سوچ لیں۔ میرے جیسے لوگ جنہوں نے فارسی نہ پڑھی ہو ان کو جب کہا جائے۔ کہ وہ کوئی فارسی شعر اپنے دل میں سوچ لیں تو

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

کے سوا اور کوئی شعر انہیں آیا ہی نہیں کرتا۔ میں نے بھی یہی شعر اپنے دل میں سوچا۔ اور اس نے بتا دیا۔ کہ آپ نے یہ شعر سوچا ہوا ہے۔ میں نے کہا یہ چالاکی تو میں سمجھتا ہوں۔ کوئی اور بات بتاؤ وہ کہنے لگا۔ آپ ایک سے دس تک کوئی ہندسہ سوچ لیں۔ میں نے سات کا ہندسہ سوچ لیا۔ اسی وقت اس نے ایک کاغذ اٹھا کر مجھے دکھا دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا آپ سات کا ہندسہ دل میں رکھیں گے۔ پھر کہنے لگا آپ اپنی پیٹھ پر سے کرتہ اٹھائیں۔ دائیں طرف آپ کے ضرور مسہ ہے۔ میں نے کرتہ اٹھایا تو وہاں مسہ بھی تھا۔ میں نے کہا مسہ کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پہلی دو باتیں جو تم نے دریافت کر لی ہیں وہ اب پھر دریافت کر کے دیکھو تب میں سمجھوں گا۔ کہ تم بات دریافت کر لیتے ہو۔ وہ کہنے لگا اب نہیں۔ میں نے پھر بہتیرا زور لگایا۔ کہ میں دوبارہ کوئی فارسی شعر یا ہندسہ اپنے دل میں رکھتا ہوں تم اسے دریافت کرو۔ مگر پھر وہ اس طرف آیا ہی نہیں۔ آخر میں نے اس سے کہا تمہاری اور چالاکیوں کا تو مجھے علم ہو گیا ہے یہ بتاؤ تم نے مسے کا کس طرح پتہ لگا لیا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ ہماری راول قوم اس فن میں بہت مشہور ہے۔ اور بڑی کثرت سے اس نے انسانی جسموں کو دیکھا ہوا ہے اس لیے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ساٹھ فیصدی لوگوں میں کمر کے دائیں طرف ضرور مسہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کسی مجلس میں ہم یہ بات بتاتے ہیں۔ تو ایسے آدمی ضرور نکل آتے ہیں جن کے دائیں طرف مسہ ہوتا ہے۔ اور اگر تین چار کو یہ بات بتائی جائے۔ اور تین کے مسے نکل آئیں۔ اور چوتھے کا نہ نکلے۔ تو لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہو گی۔ حالانکہ حساب کا کوئی سوال ہی نہیں۔ تجربہ سے ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ ساٹھ ستر بلکہ اسی فیصدی لوگوں میں ضرور جسم کے دائیں طرف کوئی نشان وغیرہ ہوتا ہے۔ جب کثرت سے ہماری بات کی سچائی ثابت ہو جاتی ہے۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر ایک دو آدمیوں کے متعلق ہماری بات درست ثابت نہیں ہوئی۔ تو کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہوگی۔

یہاں ایک دفعہ ایک اہل حدیث کے لیڈر آئے۔ اور انہوں نے ان باتوں کے متعلق شوق ظاہر کیا۔ تو میں نے انہیں اس شخص کے پاس بھجوا دیا۔ اتفاقاً جس قدر باتیں اس نے بتلائیں سب صحیح نکلیں۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔ کہ وہ صاحب میرے پاس دوڑے دوڑے آئے اور کہنے لگے۔ یہ تو علم غیب جانتا ہے آپ اسے کہیں کہ وہ مجھے بھی یہ علم سکھا دے۔ میں ے کہا آپ اہل حدیث بنے پھرتے ہیں۔ اور آپ کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ علم غیب سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ کہنے لگے اگر علم غیب نہیں تو اور کیا ہے۔ میں نے فلاں بات دل میں پوشیدہ رکھی تھی۔ اور وہ سب باتیں اس نے معلوم کر لیں۔ میں نے کہا اگر اسے علم غیب آتا ہے تو اس سے پوچھو۔ کہ وہ بھوکا کیوں رہتا ہے۔ اور ہر تیسرے چوتھے ہم سے آکر یہ کیوں کہتا ہے کہ مجھے کچھ دو۔ علم غیب سے رزق کیوں مہیا نہیں کر لیا۔ اسی طرح اگر کسی پامسٹ کو میں ایک دفعہ دیکھوں تو شائد پتہ لگا لوں کہ وہ کیا چالاکی کرتے ہیں مگر مجھے کسی پامسٹ سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

علم نجوم۔ ایک دوست نے عرض کیا ایسٹرالوجی (یعنی علم نجوم) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ ستارے انسانوں پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ درست ہے کہ ستارے مختلف تاثیرات رکھتے ہیں۔ اور انسان ان سے متاثر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن دنیا میں اثر ڈالنے والی صرف یہی ایک چیز نہیں بلکہ بیسیوں چیزیں انسان پر اثر ڈال رہی ہیں پہلے سمجھا جاتا تھا کہ صرف سورج اور چاند کا دنیا پر اثر پڑتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ستاروں کا بھی باقی دنیا پر اثر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض ایسے ستارے ہیں۔ جن کی شعاعیں کئی کروں میں سے گزرنے کے بعد زمین پر اثر ڈالتی ہیں۔ علم نجوم کا ماہر ان تاثیرات سے جو نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ وہ ستاروں کی تاثیرات کے قواعد کلیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ تفصیل بیان کرتا ہے۔ تو اس میں کبھی صحیح بات کہہ دیتا ہے۔ اور کبھی غلط بات کہہ دیتا ہے۔ کیونکہ صرف ستارے ہی انسانوں پر اثر نہیں ڈال رہے۔ بلکہ دنیا میں اور ہزاروں چیزیں ہیں۔ جو انسان پر اثر ڈال رہی ہیں کبھی قانون شریعت کی زد میں انسان آجاتا ہے کبھی بد صحبت کا اثر اس پر ہو جاتا ہے۔ کبھی امنگوں اور اعلیٰ خواہشات کا فقدان اس پر اثر ڈالتا ہے۔ کبھی گناہوں کی کثرت اس پر اثر ڈالتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ اس پر لعنت ڈالی جائے۔ کبھی صحت کی کمزوری اس پر اثر ڈالتی ہے۔ کبھی زمانہ کے منفی اثرات سے وہ متاثر ہوتا ہے۔ کبھی اس کا ماحول اس پر اثر ڈالتا ہے۔ غرض بیسیوں چیزیں ہیں جن سے انسان متاثر ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسٹرالوجر تو یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ فلاں ستارہ کے اثر کے ماتحت اسے کوئی انعام ملنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے یہ فیصلہ کر رہا ہوتا ہے کہ اس پر عذاب نازل کیا جائے۔

پس محض کسی ستارہ کی تاثیر کو دیکھ کر انسان کسی دوسرے کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی آئندہ زندگی کس طرح گزرے گی۔ کیونکہ بیسیوں حالات ہیں جن میں سے اسے گزرنا پڑتا ہے۔ بیسیوں چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کے اثرات کو بدل دیتی ہیں۔ اسی لئے حدیثوں میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص کہتا ہے کہ فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔ وہ میرا کافر ہے کیونکہ ستارہ تو اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ جب خدا چاہے گا اس کا اثر ڈالنا نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ اور جب خدا نہیں چاہے گا اس کے اثر کو کوئی اور چیز باطل کر دے گی پس دنیا میں صرف ایک چیز ہی اثر نہیں ڈال رہی۔ بلکہ بیسیوں چیزیں اپنا اپنا اثر ڈال رہی ہیں۔ پھر کوئی موافق اثر ہوتا ہے کوئی مخالف اثر ہوتا ہے۔ اور چونکہ ایک ہی وقت میں پچاس ساٹھ یا سو یا ہزار چیزیں اثر ڈال رہی ہوتی ہیں اور ہمیں ان کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کون کون سی ہیں۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں بات صرف فلاں ستارہ کی تاثیر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ درحقیقت کئی چیزیں دنیا پر اکٹھا اثر ڈال رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے فعل اسی ہستی کی طرف منسوب ہوگا۔

باقی صفحہ [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

صحابہ کرام کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمرؓ بن الخطاب صحابہ رسول ﷺ میں بہت بڑی شان رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ "عمر فاروق ہر فضیلت میں ابوبکر کے مشابہ ہوا" (سر الخلافہ)

آپ اسلام کے ابتدائی اور انتہائی معاندین کے خاندان میں سے تھے۔ اور ابتدائے اسلام میں حضرت عمر دشمن کی صفوں میں تھے۔ ایسے ابتدائی مسلمان جن کا تعلق اعلیٰ خاندانوں سے نہیں تھا یا جو جسمانی لحاظ سے کمزور تھے اور غلاموں اور کنیزوں میں سے تھے قریش مکہ کا تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ عمر دکھ دینے والوں میں برابر کے شریک تھے ایک دفعہ ایک کنیز کے مسلمان ہونے پر عمر اس طرح مشتعل ہوئے کہ اس لڑکی کو مار مار کر تھک گئے ان میں مزید زدوکوب کرنے کی سکت نہ رہی اگرچہ عمر بہت طاقتور اور بہادر انسان تھے۔

لیکن اللہ نے معجزہ نمائی فرمائی اور یہ طاقتور اور غصے والا نوجوان ایک بار تلوار لے کر آنحضرتؐ کو قتل کرنے کی نیت سے نکلا رستے میں معلوم ہوا کہ ان کی بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ اپنا رخ ان کی طرف موڑلیا اور طیش میں آکر اپنے بہنوئی اور بہن کو زخمی کر دیا آنحضرتؐ عمرؓ کی ہدایت کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ بہن کے گھر قرآن کریم کی چند آیات سن کر عمرؓ ایک پاکباز انسان بن گیا اور آنحضرتؐ کے مبارک ہاتھوں پر اپنے گناہوں کی توبہ کرلی اور اپنے اخلاص میں ترقی کرتا ہوا بہت آگے نکل گیا اور بہت سارے صحابہ کو پیچھے چھوڑ گیا۔

حضرت عمرؓ نے نے ہجرت مدینہ سے سات سال قبل (سنہ 6 نبوی میں) بیعت کی جس کے بعد حضرت عمرؓ کا جوش اور غصہ اسلام کے لئے غیرت بن کر ابھرا۔ مکہ میں ان لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے جو اسلام کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے لیکن ڈر کی وجہ سے عملاً اسلام قبول کرنے سے قاصر تھے۔

مکہ میں دن بدن حالات بگڑنے لگے بعض صحابہ حبشہ ہجرت کر گئے۔ حضرت عمرؓ مکہ میں ہی رہے۔ اڑھائی تین سال تک شعب ابی طالب میں آنحضرتؐ کے ساتھ محصور رہے۔ 10 نبوی میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوطالب کی وفات سے آنحضرتؐ کے حالات بہت نازک ہو گئے حضرت عمرؓ کسی کے رعب میں آنے والے نہ تھے اکثر وقت آنحضرتؐ کے ہمراہ دعوت الی اللہ پر جاتے تھے حضرت عمرؓ ان دس صحابہ میں سے تھے جن کو آنحضرتؐ کا خصوصی قرب حاصل تھا۔

13 نبوی تک اسلام یثرب میں پھیل گیا آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو یثرب ہجرت کر جانے کی اجازت دے دی اکثر مسلمان رات کو چھپ چھپ کر ہجرت کرتے تھے لیکن عمرؓ بہت نڈر تھے ہجرت پر روانہ ہونے سے قبل سواری پر خانہ کعبہ پہنچے دشمنوں کے سامنے طواف کیا اور علی الاعلان ہجرت کے لئے روانہ ہوئے آپ کو روکنے کی کسی میں جرأت نہ ہوئی۔ ہجرت مدینہ کے بعد قریش مکہ آنحضرتؐ پر حملہ آور ہوئے کئی جنگیں ہوئیں حضرت عمرؓ سب جنگوں میں شامل تھے بڑی بہادری دکھانے والے تھے ساری عمرؓ آنحضرتؐ کے ساتھ ساتھ رہے غزوہ تبوک کے موقع پر وہ گھر کا نصف اثاثہ لے کر حاضر ہوئے۔

آنحضرت ﷺ کی آخری بیماری کے دوران انہوں نے ہی حسبنا اللہ کا نعرہ بلند کیا تھا لیکن آنحضرتؐ کے وصال پر شدت غم کی وجہ سے حواس کھو بیٹھے اور کہا کہ جو کہے گا حضورؐ وفات پا گئے ہیں اس کا سر کاٹ دوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سمجھایا تو ہوش آیا اور بڑھ کر حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے میں انہوں نے ہی سبقت لے لی۔ حضرت عمرؓ کو دیکھ کر تمام مہاجرین و انصار بھی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں استحکام خلافت کے لئے حضرت عمرؓ نے بہت جدوجہد کی حضرت ابوبکرؓ کے وصال کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے آپ نے دس سال خلافت کی۔ آپ کا دور خلافت سنہری دور شمار ہوتا ہے۔ استحکام خلافت اور ترقیات کے لحاظ سے قیصرو کسریٰ کی حکومتیں آپ کے دور میں فتح ہوئیں عدل اور انصاف کو آپ نے معراج تک پہنچایا۔ اسلامی سلطنت کے عظیم الشان بادشاہ تھے بڑی بڑی طاقتور حکومتیں آپ کے نام سے ڈرتی تھیں۔

آپ کی ساری زندگی اخلاص اور وفاداری کے واقعات سے عبارت ہے۔ صرف چند واقعات پیش ہیں۔

○ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی خبر قریش میں پھیلی تو وہ سخت جوش میں آگئے اور آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا۔ حضرت عمرؓ نہایت دلیری سے ان کے آگے ڈٹے رہے۔ آخر اس حالت میں مکہ کے ایک رئیس عاص بن وائل نے آپ کو پناہ دینے کا اعلان کیا عربی دستور کے مطابق کچھ خاموشی ہو گئی حضرت عمرؓ کی غیرت نے زیادہ دیر برداشت نہ کیا اور عاص بن وائل کو کہدیا کہ میں تمہاری پناہ سے نکلتا ہوں۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے بعد مکے کھاتا ہوں گلیوں میں ماریں کھاتا رہتا تھا لیکن کبھی کسی کے سامنے آنکھ نیچے نہیں کی۔

○ اسلام لانے کے بعد آپ کا ایک اور واقعہ مشہور ہے۔ اسلام لاتے ہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ کیا موت و زیست ہر حالت میں ہم حق پر نہیں ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا بلاشبہ ہم حق پر ہیں...... میں نے عرض کیا پھر ہمیں چھپنے کی کیا ضرورت ہے؟ خدا کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے اب باہر نکلیئے۔ پس ہم سب کو مکان دار ارقم.... سے باہر کرکے دو صفوں میں تقسیم کیا ایک صف میں حضرت حمزہؓ چلے دوسری میں میں چلا حتی کہ ہم بیت اللہ میں داخل ہو گئے قریش نے جب مجھے اور حضرت حمزہ کو دیکھا تو انہیں شدید صدمہ ہوا کہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا پس اس وقت آنحضرت ﷺ نے مجھے الفاروق یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والے کا لقب عطا فرمایا

○ سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے بتایا "جب میں نے اس رات اسلام قبول کیا تو میں نے سوچا کہ مکہ والوں سے رسول اللہ ﷺ کی عداوت میں سب سے زیادہ کون ہے کہ میں اس کے پاس پہنچوں اور مطلع کروں کہ میں نے اسلام اختیار کرلیا ہے میں نے سوچا کہ عداوت میں سب سے زیادہ سخت ابوجہل ہے۔

جب صبح ہوئی تو ابوجہل کے دروازے پر پہنچکر دروازہ کھٹکھٹایا ابوجہل میری جانب آیا اور کہا اے میرے بھانجے تو اپنے سزاوار مقام پر آیا۔ آتیرے لئے وسیع جگہ موجود ہے آخر کس لئے آنا ہوا؟ میں نے کہا میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں مطلع کردوں کہ میں اللہ پر اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لا چکا ہوں میں نے ان چیزوں کی تصدیق کی ہے جو وہ لائے ہیں۔ پھر اس نے دروازہ میرے منہ پر مارا اور کہا اللہ تجھے اور اس چیز کو جو تو لایا ہے برباد کرے۔ (ابن ہشام)

○ حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے کوئی ایسا مہاجر معلوم نہیں جس نے ہجرت خفیہ طور پر نہ کی ہو مگر ابن الخطاب اعلانیہ نکلے۔

(بحوالہ دربار رسول حصہ اول مولفہ قاضی حبیب الرحمان صفحہ 42,41)

اسی طرح حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و عبدالرحمان بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم صف قتال میں نبی ﷺ کے آگے اور صف نماز میں حضورؐ کے پیچھے (قریب تر) رہا کرتے تھے۔

(بحوالہ دربار رسول حصہ اول مولفہ قاضی حبیب الرحمان صفحہ 42,41)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے عربی منظوم کلام میں آپ کے کارہائے نمایاں اور خلافت کے دوران فتوحات اور ترقیات کا ذکر فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اس کی خوبیوں سے دفاتر بھرے پڑے ہیں اور اس کے فضائل بدر سے زیادہ روشن ہیں پس آفرین ہے اس کے لئے اور اس کی کوشش اور جدوجہد کے لئے وہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہترین خود تھا....

(القصائد الاحمدیہ)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ فاروق ہر فضیلت میں ان (ابوبکرؓ) کے مشابہ ہوا اور اس نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح رعایا کا انتظام کیا.... وہ پیوند شدہ کمبل میں لوگوں کا امام تھا اور غبار آلود چادر میں ملکوں کا بادشاہ تھا....

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو اس دنیا میں بھی آنحضرت ﷺ کا خاص قرب حاصل رہا اور وفات کے بعد بھی ان کی قبریں آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کے ساتھ ہیں۔

حضرت امام اول فرماتے ہیں "حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ..... بعد الموت بھی نبی کریم ﷺ کے حجرے میں دفن کئے گئے گویا حیات و ممات میں آپ کی معیت کا شرف حاصل رہا۔

(بدر قادیان 12 اکتوبر 1910ء)

حضرت ابوبکرؓ کا عشق

حضرت ابوبکرؓ قریش کے ایک معزز فرد تھے اسلام لائے تو انہوں نے برملا اپنے ایمان کا اظہار کیا اور قریش کو بھی دعوت اسلام دی مگر یہ سنتے ہی مشرکین ابوبکرؓ اور قریبی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور حضرت ابوبکر کو گرا کر بہت مارا۔

بدبخت عتبہ بن ربیعہ اپنے مضبوط جوتے سے ان پر وار کرتا رہا۔ اور ان کے چہرے پر اتنا مارا کہ ان کا چہرہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ بالآخر آپ کے قبیلہ بنو تیم کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ کو دشمنوں سے بچایا۔

مگر حالت یہ تھی کہ حضرت ابوبکرؓ کے قریب المرگ ہونے میں کسی کو شبہ نہ تھا۔ لیکن دن کے آخری حصہ میں جب انہیں ہوش آیا تو ان کے منہ سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے۔ یہ سن کر قبیلہ کے لوگ واپس چلے گئے۔

مگر آپ بہت اصرار کے ساتھ حضورؐ کا حال دریافت کرتے رہے اور جب آپؐ کے صحیح سالم ہونے کی اطلاع ملی تو والدہ کی منت کرکے ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی حالت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ مگر حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے سوائے چہرہ کے زخموں کے اور کوئی تکلیف نہیں۔

پھر آپ نے حضورؐ سے عرض کی۔ میری والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیں اور ان کے لئے دعا بھی کریں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے وہ اسلام لے آئیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 30 از حافظ ابن کثیر طبع اولیٰ۔ 1966۔ مکتبہ معارف بیروت)

بقیہ صفحہ 3

جس نے اصل فیصلہ صادر کرنا ہے۔ اسی لئے حدیثوں میں یہ کہا گیا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مومن ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں فلاں فلاں ستارہ کے چکر اور اس کی گردش کے نتیجہ میں بارش ہوئی۔ اور ان چیزوں کو بنیاد قرار دیتے ہیں وہ مشرک ہیں۔

(بخاری)

(الفضل 4۔ جون 1944ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب حضرت مصلح موعود — احمد طاہر مرزا

دینِ حق

1909ء میں مذہبی جھگڑوں کی کثرت کو دیکھ کر حضرت مصلح موعود نے ایک نہایت معقول حل پیش فرمایا جو دسمبر 1909ء میں رسالہ تشحیذ الاذھان میں "دین حق" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ مضمون فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے سلسلہ کتب "انوار العلوم" جلد اول میں چھٹے نمبر پر ہے یہ مضمون قبل از امامت کا ہے۔ جس میں سورہ فاتحہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فقط دین حق ہی ہے جو خالق حقیقی کی محبت انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ خلاصہ مضامین پیش ہے۔

مضمون لکھنے کی غرض معرفت دین حق کا اظہار "اس مضمون سے میری غرض اور منشاء اور ارادہ اور خواہش اور تمنا اور مدعا یہی ہے کہ طالبان حق کے سامنے اس سچائی اور حقیقت اور معرفت اور روشنی اور نور کو ظاہر کروں جو ایک مردہ کو زندہ کرتا ہے...... اور بیمار کو شفا دیتا ہے اور جو بحر گناہ میں ڈوبنے والے کو قعر ضلالت سے نکال کر صداقت کے سورج کی تپش میں لا بٹھاتا ہے اور اندھے کنویں میں گرے ہوئے انسان کو معرفت الٰہی کے پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ اور وہ "دین حق" ہے کہ جس کی بدولت ہزاروں نہیں لاکھوں وحشی درندوں سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بن گئے۔ (ص205)

سچے مذہب کی پہچان "سچا مذہب وہی ہے جو خدائے تعالیٰ تک مخلوق کی رہنمائی کرے اور اس درمیانی پردہ کو اٹھا دے جو عابد و معبود میں حجاب کا کام دیتا ہے۔ اپنے اندر ایک ایسی طاقت رکھتا ہو کہ ان تمام رکاوٹوں کو جو انسان اور خدا کے درمیان حائل ہوں دور کر دے اور اپنے ماننے والے کو گناہوں سے نکال کر نیکی اور تقویٰ کے دریا میں غوطہ دے اور کمزور انسانوں کو ایسی طاقت عنایت کرے کہ وہ شیطان کے پنجہ سے بالکل نکل جائیں اور اس کا ان پر کوئی تسلط نہ رہے اور ان کے دلوں میں رعب حق اس قدر بٹھائے کہ وہ گناہوں کے پھندوں کو مکڑی کے جالوں کی طرح توڑ پھوڑ کر آزادی کی ہوا کھانے لگیں" (ص206-205)

صداقت دین حق کے کروڑوں دلائل "دین حق" قشر نہیں بلکہ ایک خوش ذائقہ مغز ہے اور مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے اور نہ صرف خود زندہ ہے بلکہ دوسروں کو زندہ کرتا ہے اور اس کا ثبوت اس کے اصولوں کو دیکھنے سے خوب مل سکتا ہے چنانچہ قرآن شریف اور احادیث کو دیکھنے سے ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں دلائل اسی مذہب کی سچائی کے ملتے ہیں۔ جو سورج سے زیادہ روشن ہیں اور ستاروں سے زیادہ چمکتے ہیں اور چاند سے زیادہ منور ہیں۔ اور جن کے حسن کو دیکھ کر لاکھوں آدمی پروانہ کی طرح فدا ہوئے اور ہوتے ہیں اور ہوں گے" (ص207)

سورۃ فاتحہ کے لامتناہی خزائن و معارف "سورۃ فاتحہ...... قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ قرآن مجید کا خلاصہ ہے اور تمام معارف جو کل قرآن میں مفصل کر کے بیان کئے گئے ہیں اس میں اجمالاً بیان ہیں۔ اور چونکہ خدائے تعالیٰ غیر محدود ہے اس لئے اس کے کلام میں بھی غیر محدود ہی معانی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس سورۃ میں جو جو معانی ہیں ان پر پورے طور سے احاطہ کرنا تو ایک انسان کی طاقت سے باہر اور محال ہے ہاں فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ جس قدر کسی کو نور قلب عطا ہوا ہے اور جس نے جس قدر تلاش کی ہو اور اس کوچہ میں کوشش کی ہو وہ اس قدر فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس سورہ میں خدائے تعالیٰ کے وجود اور پھر اس کے کلام نازل کرنے اور (دین) کی سچائی کا بڑی وضاحت سے ذکر ہے" (ص208)

محبت کے دو طریقے۔ حسن و احسان "(دین حق) نے ہر ایک پہلو کو خوب واضح کیا ہے۔ چنانچہ اول ہی بات جو اس سورۃ (فاتحہ) میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو سکھایا گیا ہے کہ وہ خدا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وہ رب العالمین ہے اور اس قابل اور لائق ہے کہ اس کی حمد کی جائے۔ چنانچہ یہ بات ہر ایک عقلمند پر ثابت ہے کہ محبت کے دو ہی طریقے ہیں ایک حسن دوسرا احسان سو اس آیت میں خدائے تعالیٰ نے دونوں پہلوؤں کو لیا ہے اور بتایا ہے کہ (دین حق) کا خدا وہ ہے جو ہر ایک چیز کا ربوبیت کرنے والا ہے اور اسے اپنے حدود کے اندر بتدریج ترقی دیتا ہے اور بدرجہ کمال تک پہنچاتا ہے" (ص208)

سچے مذہب کا فرض ہے کہ وہ سب صفات حسنہ پیش کرے "سچے مذہب کی نشانی یہ ہے کہ وہ انسان کو خدائے تعالیٰ سے محبت کرائے نہ کہ نفرت سو (حمد باری تعالیٰ) سے بڑھ کر اور کوئی راہ نہیں کہ انسان کو خدا سے تعلق پیدا کروایا جائے کیونکہ انسان فطری طور سے ایسا محبوب چاہتا ہے کہ جو خوبصورت اور خوب سیرت ہو اور کوئی مذہب نہیں جس نے خدا کو ایسا پاک اور پیارا اور محسن دکھایا ہو۔ جیسا کہ (دین حق) نے بتایا ہے اور چونکہ وہ ہستی جس نے اس کارخانہ کو اس خوبی سے چلایا ہوا ہے سب سے زیادہ کامل چاہئے اور سب صفات حسنہ اس میں پائی جانی چاہئیں تا کہ وہ ناقص نہ رہ جائے اس لئے سچے مذہب کا فرض ہے کہ وہ ان تمام صفات حسنہ کو پیش کرے اور خدائے تعالیٰ کو اصلی اور سچے رنگ میں لوگوں کو دکھائے نہ کہ ایسے رنگ میں کہ ایک معشوق نہایت خوبصورت ہو مگر اس کی ناک کٹی ہوئی ہو یا اندھا ہو" (ص211)

سورۃ فاتحہ سے صداقت دین حق کا ثبوت "رب العالمین میں خدائے تعالیٰ نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ میں تمام عالموں کا رب ہوں یعنی خواہ کسی ملک کا باشندہ ہو یا کوئی زبان بولنے والا ہو یا کیسے اخلاق سے ہی متصف ہو سورج اور چاند اور ستارے اور راور پانی اور ہوا اور زمین اور آگ اور جمادات اور نباتات' میں نے ہر قسم کے لوگوں کی ربوبیت کے لئے پیدا کر دیئے ہیں۔ کسی سے بخل نہیں کیا۔ کیوں کہ میں رب العالمین ہوں۔ سو اسی طرح صاف بات ہے کہ جب سب دنیا میری بنائی ہوئی ہے اور میں نے ان کے لئے جسمانی آسائش اور آرام کے سامان مہیا کئے ہیں تو کیا ان کی روح کے لئے کچھ فکر نہ کروں گا سو جیسا کہ میں جسمانی عالم کا پرورش کرنے والا ہوں ایسا ہی روحانی عالم کا بھی ہوں۔" (ص213)

☆......☆......☆......☆

آج کا دن — 30- مئی 30th May

تاریخ احمدیت

1908ء حضرت مولانا نور الدین صاحب کے عہد امامت میں صدر انجمن کا سب سے پہلا اجلاس 30- مئی 1908ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں کئی فیصلے کئے گئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ ہاسپٹل دہلی کی خدمت میں لکھا جائے کہ وہ فی الحال ایک سال کی رخصت لے کر قادیان میں آجائیں موجودہ حالات میں سخت ضرورت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بعض خدام قادیان آکر یک جہتی سے کام کریں۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص219)

تاریخ عالم

1778ء کو مشہور فرانسیسی ادیب' مصنف' ڈرامہ نگار اور فلاسفر والٹیئر کی وفات ہوئی۔

وہ پیرس میں 24- نومبر 1694 میں پیدا ہوا اور اکیس برس کی عمر میں اس نے اپنا نام والٹیئر اختیار کیا۔ اور جلد ہی علمی دنیا میں مشہور ہو گیا۔

پہلے اس نے کچھ وقت انگلستان میں گذارا پھر برلن چلا گیا اور پھر فرانس واپس آگیا جہاں اس نے اپنی عمر کا بقیہ حصہ گذارا۔

ڈرامہ نگار کی حیثیت سے اس نے بہت شہرت پائی اور اس کی ہجویہ اور مزاحیہ نظمیں بھی بہت مقبول ہوئیں۔ اس کے علاوہ اس نے تاریخ کے سلسلے میں چارلس XII اور لوئیس XIV کے زمانہ کے متعلق لکھا۔ اس کی لکھی ہوئی کہانیاں بھی کافی مشہور ہیں۔

ایک فلاسفر کے طور پر اس نے ہر قسم کے تعصب اور غیر رواداری کے خلاف تمام عمر جنگ لڑی۔ جس میں مذہبی منافقت بھی شامل تھی۔ اس نے ہر قسم کی سماجی اصلاحات کو رائج کرنے کی کوششوں میں بھرپور حصہ لیا۔

ویتنام میں اجتماعی قبر

ویتنام کے شمالی ساحلی شہر ہائیفونگ میں ایک اجتماعی قبر ملی ہے۔ جس میں سے انسانی ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں۔ اس قبر میں قریباً سو افراد دبا دیئے گئے تھے۔ عام اندازوں کے مطابق 1945ء میں جب ویتنام میں قحط پڑا تھا یہ افراد اسی دور میں بھوکوں مر گئے تھے۔ اس قبر کا انکشاف اسی وقت ہوا جب اس علاقہ میں ایک پل بنانے کے لئے زمین کی کھدائی اور صفائی ہو رہی تھی۔ اچانک ایک گڑھا نظر آیا مٹی ہٹائی گئی تو اس میں انسانی ڈھانچے بکھرے ہوئے تھے اس گڑھے کا قطر 66 فٹ بتایا جاتا ہے۔

(نوائے وقت 98-3-28)

تپ دق کی تباہیاں

عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ اس سال تپ دق کے مرض میں جتنے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ تاریخ میں اس سے قبل کبھی ہلاک نہیں ہوئے۔ بی بی سی کے مطابق عالمی ادارہ کے بیان میں کہا گیا کہ یہ مرض کھانسنے' تھوکنے اور گفتگو کرنے سے پھیلتا ہے اور ہر سال اس سے 30 لاکھ افراد ہلاک ہوتے ہیں۔ یہ شرح ملیریا اور ایڈز کے مرض سے مرنے والوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ لندن میں جاری کانفرنس میں طبی ماہرین نے کہا کہ مرض کا علاج 1940ء میں دریافت کر لیا گیا تھا لیکن اس پر ابھی تک قابو نہیں پایا جا سکا۔

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نثار احمد

ایک ماہرِ فن کی طرف سے ضرورت مندوں کے لئے

چند کاروباری مشورے

آبادی کے بڑھنے اور ملکی وسائل محدود ہونے کے سبب نوجوانوں کے لئے حصول روزگار ایک بہت بڑا مسئلہ بن جاتا ہے۔ اور انہیں سمجھ نہیں آتی کہ اپنی عملی زندگی کا آغاز کس طرح کریں۔ پروفیشنل کالجز میں محدود نشستوں کی وجہ سے صرف چند سو نوجوانوں کو داخلہ ملتا ہے۔ اور باقی ہزاروں کی تعداد میں نوجوان پریشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ آئندہ کون سی لائن اختیار کریں۔ اگر کہیں سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت کے کچھ مواقع نکلتے بھی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں درخواستیں چند پوسٹوں کے لئے آ جاتی ہیں۔ چند خوش نصیب Adjust ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایک کثیر تعداد پھر بے کار سڑکیں ناپنے لگتی ہے۔

اس مرحلے پر نوجوانوں کو بھی یہ احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ میرے والدین اب بوڑھے ہو رہے ہیں۔ میں نے ان کی خدمت بھی کرنی ہے۔ گھر کی دیگر ذمہ داریاں بھی اٹھانی ہیں۔ نیز اسے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ میں نے اپنا گھر بھی بسانا ہے۔

زندگی کے اس دوراہے پر ان مسائل اور پریشانیوں سے گھبرا کر بعض نوجوان شدید فرسٹریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے بعض اوقات وہ غیر قانونی پیشہ ور لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ جو انہیں جلد پیسہ کمانے کے لئے غیر قانونی اور ناجائز حربوں کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کا انجام بالآخر تباہی اور بربادی ہوتا ہے۔

ان حالات میں یہ بہت ضروری ہے کہ نوجوانوں کو عملی زندگی شروع کرنے کے لئے کچھ رہنما اصول اور چند مفید مشورے دیئے جائیں۔

سب سے پہلا اصول تو یہ ہے کہ والدین اس مرحلے پر نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ اور ان پر مایوسی نہ طاری ہونے دیں۔ خود بھی دعائیں کریں اور بچے کے ذہن میں بھی یہ ڈالیں کہ جو کچھ بھی ہو گا دعا کے ذریعے ہو گا۔ لیکن دعا کے ساتھ محنت لازمی ہے۔ اپنی دعاؤں اور محنت کو انتہا تک پہنچائیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ یہ غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے۔

اب کچھ ایسے کاروبار ہیں جو شروع کئے جائیں۔ تو بفضل خدا اس میں بڑی کامیابی ہو سکتی ہے۔ آیئے ان کا کچھ جائزہ لیں۔

1۔ سرکاری اور غیر سرکاری محکمہ جات میں سپلائی کا کام۔

اس کام کو شروع کرنے کے لئے سب سے پہلے آپ اپنی ایک ذاتی کمپنی بنائیں۔ اس کے لئے کوئی مناسب نام سوچیں۔ مثلاً اگر آپ کا نام منیر احمد ہے تو آپ منیر اینڈ کمپنی یا منیر ٹریڈرز یا کوئی بھی بھلا سا نام رکھ سکتے ہیں۔ اس نام کے لیٹر پیڈ چھپوائیں۔ اور شہر کے کسی کاروباری سینٹر کے قریب کسی عمارت میں کرایہ کا ایک چھوٹا سا دفتر حاصل کریں۔ لیٹر پیڈ پر اس دفتر کا ایڈریس لکھوائیں۔ کوشش کریں کہ ٹیلی فون کی سہولت ضرور حاصل ہو۔ اگر آپ پہلے مرحلہ میں کسی ٹائپ سکھانے والی کمپنی سے ایک آدھ مہینے میں خود ٹائپ کرنا سیکھ لیں تو یہ بہت فائدہ مند ہو گا۔ ورگرنہ آپ کو ابتدا میں پارٹ ٹائم Typist رکھنا ہو گا۔ بہتر ہو گا کہ آپ خود سیکھیں۔ کیونکہ اس سے آپ پر کوئی مالی بوجھ نہیں پڑے گا اور ساری زندگی کے لئے ایک ہنر آپ کے پاس آ جائے گا۔

فوری طور پر اتنا خرچ نہیں کر سکتے تو اپنے گھر کے کسی بیرونی کمرے کو دفتر کی شکل دے سکتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو میز' چند کرسیاں اور ایک چھوٹا سا نیا یا پرانا ٹائپ رائٹر درکار ہو گا۔ اپنی کمپنی کے نام کی ایک چھوٹی سی تختی اپنے دفتر کے باہر لگوائیں۔

جس قدر بھی سرمایہ آپ کے پاس ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی محدود کیوں نہ ہو اس کا ایک Bank Account اپنی کمپنی کے نام کھلوائیں۔ کوشش کریں کہ ایسے بینک میں اکاؤنٹ ہو جہاں آپ کا کوئی واقف یا جاننے والا ہو۔ کیونکہ اجنبی ماحول میں آپ کو کچھ دقتیں پیش آ سکتی ہیں۔

اگلا Step آپ کے لئے یہ ہو گا کہ روزانہ صبح اخبارات کا مطالعہ کریں۔ اخبارات میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ اندرونی صفحات میں آپ کو ایک عنوان نظر آئے گا Tender Notice اس ٹینڈر نوٹس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف سرکاری اور نیم سرکاری اداروں مثلاً واپڈا' ریلوے' آئل اینڈ گیس' ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ' مختلف کارپوریشن' بڑی بڑی فیکٹریاں مثلاً سیمنٹ انڈسٹری' شوگر فیکٹری' فرٹیلائزر فیکٹری' کیمیکل فیکٹری اور دیگر بہت سے اداروں کو جب کسی قسم کے سامان کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اخبارات میں Tender Notice کے عنوان سے اشتہار دیتے ہیں۔ جن میں ان اشیاء میں بعض اوقات تو روزمرہ استعمال کی چیزیں درج ہوتی ہیں جن کا سمجھنا آپ کے لئے آسان ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات غیر معروف اور ٹیکنیکل قسم کے آلات ہوتے ہیں۔ جن کو پہلی نظر میں آپ سمجھ بھی نہیں پاتے کہ چیز ہے کیا۔ کام کو سیکھنے کے لئے اور تجربہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ابتدا میں آپ ان روزمرہ استعمال کی لسٹ پر توجہ کریں جو نسبتاً عام فہم ہیں۔

اب فرض کریں کہ آپ نے ایک محکمے کا ایسا ٹینڈر نوٹس دیکھا۔ جس میں اس محکمے کو لوہے کے پائپ Steel Pipe درکار ہیں۔ اب آپ اس ٹینڈر نوٹس میں لکھی ہوئی تمام تفاصیل اپنی ایک ڈائری میں نوٹ کریں۔ ٹینڈر نوٹس کے اختتام پر یا شروع میں اس محکمے کا پورا نام اور ایڈریس لکھا ہوتا ہے جس کو یہ لوہے کے پائپ درکار ہیں۔ عام طور پر اس ٹینڈر نوٹس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اس آئیٹم کی مکمل تفصیل اور سپلائی کرنے کی مکمل شرائط پر مبنی ٹینڈر فارم مذکورہ محکمے کے دفتر سے 50 روپے 100 روپے (یا جو بھی قیمت درج ہو) دے کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اب آپ اپنی کمپنی کے لیٹر پیڈ پر ایک درخواست انگریزی زبان میں اس محکمہ کے متعلقہ افسر کے نام لکھیں جس کا عہدہ اور ایڈریس ٹینڈر نوٹس کے آخر میں لکھا ہوتا ہے۔ یہ مختصر سی درخواست اس طرح ٹائپ کی جا سکتی ہے۔

"جناب عالی۔ آپ کے محکمے کا ٹینڈر نوٹس برائے خرید سٹیل پائپ جو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ ہماری کمپنی خواہش مند ہے۔ کہ اس میں حصہ لے۔ برائے مہربانی ہمیں ٹینڈر فارم جاری کریں"

یاد رہے کہ آپ کا خط مودبانہ ہونا چاہئے۔ اب آپ اپنی اس درخواست کو لے کر متعلقہ محکمے کے دفتر جائیں۔ عام طور پر محکموں کے Cashier آپ سے ٹینڈر نوٹس فیس لے کر یہ ٹینڈر آپ کی کمپنی کے نام جاری کر دیں گے یا آپ کی رہنمائی کریں گے کہ کون سے آفیسر کے کمرے سے یہ ٹینڈر فارم مل سکتا ہے۔

آفیسرز کے کمرے میں جانے کے لئے آپ کو بڑے مودب انداز میں اس کے کمرے میں آنے کی اجازت لینی چاہئے یا اپنا Visiting Card دینا چاہئے۔ بعض اوقات افسران دوسرے اہم کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو کسی دوسرے وقت میں آنے کے لئے کہیں۔ ایسی صورت میں ان کی ہدایت پر عمل کریں۔

ایک چیز کا خاص خیال رکھیں۔ آپ کے کپڑے بے شک قیمتی نہ ہوں لیکن وہ صاف دھلے ہوئے اور استری کئے ہوئے ہوں۔ آپ کے جوتے پالش ہوں۔ آپ کے بال مہذب طور پر کنگھی کئے ہوں اور آپ کے رویہ میں کسی قسم کا لاابالی پن نہ ہو۔ کیونکہ آپ نے خود کو ایک کمپنی کے مالک کی حیثیت سے Introduce کروانا ہے۔

جب آپ کو ٹینڈر فارم مل جائے تو اپنے آفس آ کر اس کا بغور مطالعہ کریں۔ اس کی تمام شرائط کو بار بار پڑھیں اور مناسب ہو گا کہ اپنی ڈائری میں درج کریں۔ کیونکہ ہم نے فرض کر لیا ہے کہ سٹیل پائپ (Steel Pipe) کا ٹینڈر ہے۔ اب آپ سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ محکمے کو کس قسم کا سٹیل پائپ (Steel Pipe) درکار ہے۔ یہ سب سے ضروری ہے۔ اس میں اہم Point جو آپ نے نوٹ کرنا ہے کہ آیا غیر ملکی Pipe درکار ہے یا پاکستانی۔ اگر غیر ملکی ہے تو کیا کسی مخصوص ملک کا ہی بنا ہوا چاہئے۔ یا کسی بھی غیر ملک کا منظور ہو گا۔ جب یہ چیز طے ہو جائے تو پھر آپ نے دیکھنا ہے کہ پائپ کی موٹائی کتنی ہے۔ اس کی لمبائی کتنی درکار ہے۔ کیا جست کیا ہوا پائپ درکار ہے یا بغیر جست کیا۔ لوہے کے پائپ کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ کون سے مخصوص لوہے کا پائپ درکار ہے۔ کیا ویلڈ کیا ہوا درکار ہے یا بغیر کسی جوڑ کے درکار ہے۔ نیز محکمے کو پائپ کی Chemical Composition اور Mechanical Composition کیا درکار ہے۔ نیز پائپ کی کس قدر تعداد درکار ہے۔

یہ تمام ہدایات بالعموم آپ کو ٹینڈر فارم میں مل جائیں گی۔ بعض اوقات ٹینڈر فارم میں یہ سب ہدایات لکھنے کی بجائے وہ لکھ دیتے ہیں کہ یہ پائپ برٹش سٹینڈرڈ

Specification (British Standard)

(B.S.S) کے مطابق ہوں یا یہ پائپ

American Standard

Specification(A.S.T.M)

یا جرمن Standard Specification کے مطابق ہوں۔ اور ان Specification کے مخصوص نمبر ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کو ان Specifications کو بغور پڑھنا پڑے گا۔ یہ Specifications کی کتب بعض اوقات محکموں میں مل جاتی ہیں۔ ورگرنہ آپ کو برٹش لائبریری یا امریکن لائبریری میں مل جاتی ہیں۔

اس کام میں آپ کو محنت تو کرنی پڑے گی۔ لیکن یاد رکھیں یہ آپ کی کامیابی کا پہلا قدم ہو گا۔

اب آپ کو بخوبی علم ہو گیا کہ محکمے کو کس قسم کا پائپ درکار ہے۔ اس لئے اب آپ نے اس پائپ کی تلاش شروع کرنی ہے۔ اس کے لئے لازمی طور پر آپ کو بڑے شہر کی ان مارکیٹوں میں جانا ہو گا جہاں پائپ کے بڑے بڑے سٹاکسٹس (Stockists) ہیں۔ ان سے مل کر آپ بتائیں کہ مجھے اس خاص قسم کا پائپ چاہئے۔ اگر ان کے پاس ہو۔ تو آپ اس کا نمونہ دیکھنے پر اصرار کریں۔ کیونکہ آپ کی تسلی ہونا لازمی ہے۔ کوشش کریں کہ آپ دکاندار کے پاس اس وقت جائیں۔ جب وہ نسبتاً فارغ ہو۔ کیونکہ اگر وہ مصروف ہو گا تو آپ کو مناسب دھیان نہیں دے سکے گا۔ اگر ایک دکاندار سے آپ کو مطلوبہ چیز نہیں مل سکتی تو دوسرے کے پاس جائیں۔ تیسرے کے پاس جائیں۔ یاد رکھیں جس قسم کا Pipe محکمہ کو درکار ہے اس قسم کا پائپ آپ کو ہر حالت میں تلاش کرنا ہے۔ اندازوں سے ہرگز کام نہیں چلے گا۔ بعض اوقات خود دوکاندار کو بھی ان تفاصیل کا علم نہیں ہوتا جو آپ کو مطلوب ہوں۔ اس کے لئے آپ انہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے جہاں سے خریدا ہے یا Import کیا ہے۔ ان سے آپ ہمیں مطلوبہ کوالٹی کی تفاصیل مہیا کروادیں۔

جب آپ کی 100 فیصد تسلی ہو جائے کہ محکمے کو جو پائپ چاہئے بالکل وہی چیز اور وہی کوالٹی اور وہی برانڈ کا پائپ میں نے ڈھونڈ نکالا ہے۔ تو آپ سمجھیں کہ آپ کی کامیابی کا یہ دوسرا قدم ہے۔

فرض کریں کہ آپ کی کوشش کے باوجود یہ مخصوص قسم کا Pipe آپ کو نہیں مل رہا۔ تو گھبرائیں نہیں۔ آپ یہ پائپ غیر ملک سے منگوا سکتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنے ہوں گے۔

بڑے بڑے شہروں مثلاً لاہور' کراچی اور راولپنڈی میں دنیا کے بڑے بڑے Manufacturers نے اپنے ٹریڈنگ ہاؤس کھولے ہوتے ہیں جن کے پاس FAX اور انٹرنیٹ (Internet) وغیرہ کی سہولتیں ہوتی ہیں۔ آپ اگر ان کو اپنی Requirement بتائیں تو وہ فوراً آپ کو اپنے ممالک سے Rates لے کر دیں گے۔ اور اس کا کوئی معاوضہ وصول نہیں کریں گے۔

ان ٹریڈنگ ہاؤس کے علاوہ دنیا کی بڑی بڑی کمپنیوں کے لوکل ایجنٹ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں ہوتے ہیں۔ آپ تھوڑی سی کوشش سے ان کو تلاش کر سکتے ہیں۔ امپورٹ کرنے کی صورت میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہر آئیٹم پر ڈیوٹی' سیلز ٹیکس اور بعض دوسرے Texes لگتے ہیں۔ آپ کو یہ ڈیوٹی اور Taxes کوئی بھی مشہور کسٹم کلیرنگ Agent بتا سکتا ہے۔ کسٹم ٹیرف کی ڈائریکٹری بھی بازار میں مل جاتی ہے۔ جب آپ کو تجربہ ہو جائے تو آپ خود بھی ہر آئیٹم پر Taxes معلوم کر سکتے ہیں۔ امپورٹ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جو آئیٹم آپ منگوانا چاہتے ہیں۔ اس کی معقول تعداد ہونی چاہئے۔

اگر محکمہ کو پاکستان بنا ہوا Pipe چاہئے۔ تو اس کی بے شمار چھوٹی بڑی فیکٹریاں بڑے شہروں میں ہیں۔ آپ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ماہ مئی 1998ء کا اخبار الفضل کا بل مبلغ -/57 بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

درخواست دعا

○ عزیزہ سمیہ منظور بیوت الحمد ربوہ بعمر 5 سال خسرہ اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنام محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ وغیرہ)

محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم مرزا غالب بیگ صاحب ساکنہ مکان نمبر 9/3 محلہ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ بقضائے الہٰی وفات پاگئی ہیں۔ قطعہ نمبر 9/3 برقبہ دو کنال واقع محلہ دارالیمن میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم مرزا عبدالرحمان بیگ صاحب (بیٹا)
8۔ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم میاں عبدالعزیز صاحب بابت ترکہ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ)

مکرم میاں عبدالعزیز صاحب وغیرہ ورثاء محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ ساکنہ نمبر 11/3 دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ بقضائے الہٰی وفات پاگئی ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر 11/3 واقع محلہ دارالیمن غربی ربوہ (قطعہ مذکورہ برقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلے 194 مربع فٹ ہے) ہمارے

چھوٹے بھائی میاں عبدالقدوس کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ مکرم میاں عبدالعزیز صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم میاں عبدالرفیق صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ نصرت رؤف صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆......☆......☆......☆

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز (NIML) نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ انگریزی۔ 2۔ اردو۔ 3۔ فرنچ۔ 4۔ جرمن۔ 5۔ فارسی۔

بیچلرز میں متعلقہ زبان کا کورس پڑھا ہوا ہونا لازمی ہے۔ ڈگری قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کو دی جائے گی۔ ایم اے فارسی کرنے والے طلباء کو -/1000 روپے ماہانہ سکالرشپ بھی دیا جائے گا۔ داخلہ فارم -/130 روپے کے عوض ڈاک سے یا 100 روپے ادا کر کے ادارہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔ جولائی 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

یاددہانی رپورٹ کارروائی
یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کو سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید 17۔ اپریل 1998ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ پر 17۔ اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 29: مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

30 مئی غروب آفتاب	7-10
31 مئی طلوع آفتاب	5-01

پاکستان نے پانچ ایٹمی دھماکے کردیئے

پاکستان نے 28- مئی 1998ء کی سہ پہر چاغی میں تین بجکر 23 منٹ پر 5 کامیاب ایٹمی دھماکے کردیئے ہیں۔ کامیاب دھماکوں سے بھارت کی پندرہ روزہ برتری کو ملیامیٹ کردیا گیا۔ پاکستانی دھماکوں کی مجموعی طاقت ایک سو ٹن ٹی اینڈٹی ہے جو بھارتی دھماکوں کی قوت سے دوگنا سے بھی زائد ہے۔

بھارت سے حساب چکادیا وزیراعظم محمد نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان نے 5 ایٹمی دھماکے کرکے بھارت کا حساب چکادیا ہے۔ قوم سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے تمام تجربات کامیاب رہے ہیں۔ ہم نے جو کیا ہمارے عوام کا متفقہ فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ نے ہمیں وہ حوصلہ اور عزم عطا فرمایا کہ ہم ملکی سلامتی کے لئے ناگزیر دفاعی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر سکے۔ وزیراعظم نے کہا کہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں پر عالمی برادری مناسب اقدام کرتی تو ہمیں بھی مجبور نہ ہونا پڑتا۔

سیکرٹریٹ چھوڑنے کا فیصلہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ صدر اور وزیراعظم سمیت تمام اعلیٰ فوجی و سول حکام کی آسائشیں ختم کردی گئی ہیں۔ اس سمت میں پہلے قدم کے طور پر انہوں نے وزیراعظم سیکرٹریٹ چھوڑنے کا اعلان کیا۔ اس کا مصرف کیا ہوگا فیصلہ کابینہ کرے گی۔

مزید دھماکے توقع ہے کہ آئندہ چوبیس گھنٹوں کے دوران چاغی میں مزید ایٹمی دھماکے کئے جائیں گے۔

عالمی برادری سے مطالبہ وزیراعظم نے کہا کہ ہم نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ سے باز رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ صبر کا مظاہرہ کیا۔ مگر ہماری امید پوری نہ ہوئی۔ ایٹمی تجربات کے بعد بھارت کو کہا جارہا تھا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردے تو سارے گناہ معاف ہو جائیں گے جبکہ ہمیں کوئی کارروائی نہ کرنے کی تلقین کی جارہی تھی۔

بھارت کا توہین آمیز لہجہ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارتی حکومت ایٹمی دھماکوں کے بعد اخلاق اور تہذیب بھی بھول گئی اس نے توہین آمیز لہجہ اپنالیا تھا۔ جس کا جواب دینا ضروری تھا۔

عظیم چین دوست چین نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ جو لائق تحسین ہے اس عظیم دوست پر ہمیں فخر ہے۔ امریکی صدر کلنٹن سے 5 مرتبہ بات ہوئی۔ انہیں ہماری مجبوریوں کا احساس ہے۔

شکرانے کے نوافل دھماکوں کی عظیم کامیابی پر وزیراعظم اور ان کے رفقاء نے شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ کراچی سے خیبر تک لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

نیا قومی ایجنڈا وزیراعظم میاں محمد نواز شریف پانچ ایٹمی دھماکوں کے اعلان کے ساتھ ہی عالمی سطح پر آئی ایم ایف عالمی بنک اور دیگر مغربی طاقتوں کی طرف سے ممکنہ اقتصادی پابندیوں سے نمٹنے کے لئے آئندہ چند دنوں میں نیا قومی ایجنڈا پیش کریں گے۔

وزیراعظم نواز شریف نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکے قومی دفاع کے مفاد میں کئے گئے ہیں تاکہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں سے بگڑنے والے طاقت کے توازن کو بحال کیا جاسکے۔ انہوں نے بھارت کو کشمیر سمیت تمام مسائل پر بات چیت کی پھر پیشکش کی۔

ہنگامی حالت کا اعلان صدر مملکت نے ملک میں بیرونی جارحیت کے خطرے کے پیش نظر ہنگامی حالت کا نفاذ کردیا ہے۔ یہ اعلان آئین کی دفعہ 232 کے تحت کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ملک کا کوئی شہری بنیادی حقوق کی چارہ جوئی کے لئے ہائی کورٹس یا سپریم کورٹ سے رجوع نہیں کرسکتا۔

زرمبادلہ پر پابندیاں صدر مملکت نے فوری طور پر ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت زرمبادلہ کے لین دین پر عارضی پابندی عائد کردی گئی ہیں۔ منی چینجرز کے لائسنس معطل کردیئے گئے ہیں۔ سٹیٹ بینک نے اعلان کیا ہے کہ ان پابندیوں کا نفاذ 28 مئی کی شام سے ہوچکا ہے۔

سلامتی کونسل کی طرف سے مذمت اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور پاکستان اور بھارت دونوں سے کہا ہے کہ وہ ایٹمی سرگرمیاں بند کردیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھی پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کی مذمت کی ہے۔

اقتصادی پابندیاں شروع امریکہ اور آسٹریلیا نے پاکستان پر پابندیاں لگانے کا اعلان کردیا ہے۔ برطانیہ، روس، جرمنی اور فرانس کی طرف سے مذمت کی گئی ہے۔ جاپان نے بھی پاکستان پر پابندیاں لگانے کی دھمکی دی ہے۔ سویڈن آئندہ پاکستان کو ہتھیار فروخت نہیں کرے گا۔ برطانیہ جرمنی اور فرانس نے اپیل کی ہے کہ پاکستان آئندہ مزید کرنے کی بجائے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردے دونوں ممالک جنوبی ایشیا میں کشیدگی بڑھانے والے اقدامات نہ کریں۔ نیٹو تنظیم نے بھی پاکستان کے خلاف پابندیاں لگانے کا اعلان کردیا ہے۔ اور کہا ہے کہ شدید اقتصادی پابندیاں برداشت کرنا پاکستان کے لئے بہت مشکل ہوگا۔ جرمنی نے 70 ملین مارک سے زیادہ کی ترقیاتی امداد منجمد کردی ہے۔

واحد اسلامی ملک پاکستان دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے جو ایٹمی طاقت بن گیا ہے۔ پاکستان نے 38 سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد ایٹمی دھماکہ کیا ہے پاکستان کا ایٹمی پروگرام ذوالفقار علی بھٹو نے شروع کرایا جسے نواز شریف نے انجام تک پہنچایا۔ 1960ء میں ایٹمی توانائی کی تجویز ذوالفقار علی بھٹو نے ایوب کابینہ کے وزیر قدرتی وسائل کی حیثیت سے پیش کی۔ سربراہ بن کر پراسیسنگ پلانٹ کا معاہدہ کرایا۔ 1974ء میں بھارت نے ایٹمی دھماکہ کردیا۔ 1976ء میں ڈاکٹر عبدالقدیر کو ایٹمی پروگرام کا انچارج بنایا گیا۔ ان پر ہالینڈ سے ایٹمی راز چرانے کا الزام لگا۔ 1977ء میں فرانس نے ایٹمی معاہدہ منسوخ کردیا۔ دسمبر 1986ء میں پاکستان نے کمپیوٹر کی مدد سے ایٹمی تجربہ کیا 1987ء میں ڈاکٹر عبدالقدیر نے ایٹم بم کا اعتراف کیا۔ بے نظیر اور نواز شریف نے ایٹمی پروگرام کے لئے کام کیا۔ سابق صدر اسحاق نے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ مئی 1998ء میں بھارتی دھماکوں کے بعد نواز شریف پر ایٹمی دھماکہ کرنے کے لئے عوامی دباؤ بڑھ گیا۔ اپوزیشن نے مکمل ساتھ دینے کا اعلان کردیا۔

سعودیہ اور عرب امارات کا وعدہ اسلامی کانفرنس تنظیم (او آئی سی) کے متعدد رکن ممالک خصوصاً سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے پاکستان کو ایٹمی تجربے کے بعد بھرپور اقتصادی امداد کی یقین دہانی کرائی ہے۔

فارن کرنسی اکاؤنٹ منجمد وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ فوری طور پر تمام فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کردیئے گئے ہیں۔

غوری میزائل کا ایک اور تجربہ جوہری دھماکوں کے علاوہ پاکستان نے دور تک مار کرنے والے غوری میزائل کا بھی ایک بار پھر کامیاب تجربہ کیا ہے۔ غوری میزائل 1500 کلومیٹر تک مار کرسکتا ہے۔ اور سات کلوگرام وزنی بم کو لے جا سکتا ہے۔

GET CONNECTED WITH INTERNET THROUGH
INFOLINK
Contact
MICROMAN COMPUTERS
☎ (04524)823
COMPUTER HARDWARE & SOFT WARE ENGINEERS
BUYERS & SELLERS OF OLD & NEW COMPUTERS
Office hours 800-1300, 1700-1900
Friday is holiday

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

IMMIGRATION TO CANADA
W.H. BUSINESS CONSULTANT: A Canadian company registered in British Columbia, Canada with 7 years of successful immigration experience. For further information please visit our office in Lahore.
Contact Person: SQN. LDR. (R) TARIQ HAMEED
Area Representative.
Office Address: W.H. Business Consultant 8/33 Church Lane, 42 Nicholson Road, Lahore. Near P.D.H. Laboratories.
Telephone Numbers: 6369147 - 6304078